پند و نصائح

حکیم لقمانؒ

مرتّبہ

ڈاکٹر ظہوالدّین احمد

297,62
ظ 62 پ
89913

Marfat.com

Marfat.com

پند و نصائح

حکیم لقمان

مرتبہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد

Marfat.com

297.62
پ 62 ظ
۸۹۹۱۳

کتاب	پندو نصائح حکیم لقمان
مرتّبہ	ڈاکٹر ظہور الدین احمد
سرورق	محمود حسن رُومی
صفحات	۹۴
پہلا ایڈیشن	۲۰۰۵ء
تعداد	۱۰۰۰
طابع	مکتبہ جدید پریس
	۱۴۔ایمپریس روڈ، لاہور
ناشرین	بابر علی فاؤنڈیشن، معرفت پیکیجز لمیٹڈ
	لاہور، پاکستان
قیمت	225

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی تاکہ وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔

(القرآن ۳۱:۱۲)

انتساب

نئی نسل کے نام

دعا ہے کہ وہ ان حکمت کے موتیوں سے اپنا دامن بھر لے

سید بابر علی

Marfat.com

Marfat.com

مندرجات

ابتدائیہ ۱۳

پیش لفظ ۱۵

تعارف ۱۹

(۱)

اخلاقی رہنمائی ۲۱

ا۔ خدا کی طرف سے ۲۱

ب۔ انبیاءؑ کی طرف سے ۲۶

ج۔ علماء و فلاسفہ کی طرف سے ۳۰

☆ یونانی حکماء کی طرف سے ۳۰

(سقراط۔ افلاطون۔ ارسطو)

☆ مسلمان علماء کی طرف سے ۳۱

(فارابی۔ ابن مسکویہ۔ ابن سینا۔ نصیر الدین طوسی۔
علامہ جلال الدین دِوانی)

Marfat.com

(۲)

قدیم ہندوستان میں اخلاقی تربیت کے ذرائع ۴۱

ا۔کلیلہ و دمنہ۔عربی، فارسی، یونانی تراجم ۴۱
ب۔کلیلہ و دمنہ کے اثرات فارسی ادب میں ۴۳

(۳)

یونان میں حکایات ایسپ کے اثرات ۴۹

(۴)

حکیم لُقمان کی شخصیت اور زمانہ ۵۵

ا۔لُقمان روایات کے آئینے میں ۵۵
ب۔لُقمان نئی تحقیق کی روشنی میں ۵۷

Marfat.com

(۵)
قرآن میں لُقمان کا ذکر اور اُن کی نصیحتیں ۵۹

(۶)
صد پند سود مند ۶۱

(۷)
اقوالِ لُقمان ۷۵

(۸)
حکایاتِ لُقمان ۹۱

مِنْ حَدِيْثِ لُقْمَانَ لِوَلَدِهٖ

مَـــرَرْتُ عَـــلٰـــى كَثِيـــرٍ مِّـــنَ الْاَنْبِيَـــآءِ
فَـــاسْتَـــفَـــدْتُ مِـــنْهُـــمْ ثَـــمَـــانِـــىْ حِـــكَـــمْ

اِن كُـــنْـــتَ فِـــى الـــصَّـــلٰـــوةِ فَـــاحْـــفِـــظْ قَـــلْبَـــكَ
وَاِنْ كُـــنْـــتَ فِـــى مَـــجَـــالِـــسِ النَّـــاسِ فَـــاحْـــفِـــظْ لِسَـــانِـــكَ

فَـــاِنْ كُـــنْـــتَ فِـــىْ بُيُـــوتِ الـــنَّـــاسِ فَـــاحْـــفِـــظْ بَـــصَـــرُكَ
وَاِنْ كُـــنْـــتَ عَـــلَـــى الـــطَّـــعَـــامِ فَـــاحْـــفِـــظْ مِـــعْـــدَتِـــكَ

اَثْـــنَـــانِ لَا تَـــذْكُـــرُهُـــمَـــا اَبَـــدًا :

إِسَـــآءَةَ الـــنَّـــاسِ إِلَيْـــكَ وَإِحْسَـــانَـــكَ إِلَـــى الـــنَّـــاسِ

وَاَثْـــنَـــانِ لَا تَـــنْـــسَـــهُـــمَـــا اَبَـــدًا :

اَلـــلّٰـــــــــه والـــدَّارُ الْاٰخِـــــرَةُ

Marfat.com

حضرت لُقمان کی اپنے بیٹے کے ساتھ گفتگو

میں نے بہت سے نبیوںؑ کے ذکر کو پڑھا
تو میں نے اُن سے آٹھ حکمتوں کا فائدہ حاصل کیا

اگر تو نماز میں ہو تو اپنے دِل کی حفاظت کر
اگر تو لوگوں کی مجلس میں ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کر

اگر تو لوگوں کے گھروں میں ہو تو اپنی آنکھوں کی حفاظت کر
اور اگر لوگوں کے کھانے پر ہو تو اپنے معدے کی حفاظت کر

دو چیزوں کو ہرگز یاد نہ رکھ:

لوگوں کی تیرے ساتھ برائی اور لوگوں پر تیرا احسان

دو چیزوں کو ہرگز نہ بُھول:

اللہ اور آخرت کے دِن کو

Marfat.com

ابتدائیہ

چند سال پیشتر مجھے حکیم لُقمان کے نصائح کا عربی زبان کا ایک قطعہ ملا جس میں ایسی ارفع واعلیٰ سماجی اخلاقی اقدار کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے جن کے اختیار کرنے سے انسانی کردار وعمل میں وہ حُسن وخوبی پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرے کا جمالی پہلو نکھرتا چلا جاتا ہے۔ (یہ قطعہ عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ صفحہ ۱۰ اور ۱۱ پر موجود ہے۔) فطری طور پر میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ حکیم لُقمان کے مزید اقوال جمع کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔

تلاش کرنے سے قومی عجائب گھر، کراچی سے فارسی زبان میں اُن کے پند و نصائح کا ایک مجموعہ دستیاب ہوگیا جس میں انسانی عادات و اطوار اور کردار وعمل کی اصلاح کے سنہری اصول درج ہیں۔ اس کے اردو ترجمہ کے علاوہ ڈاکٹر ظہور الدین احمد نے دوسرے ذرائع سے بھی لُقمان حکیم کے پند و نصائح جمع کر دیئے ہیں۔ حقیقتاً یہ وہ بنیادی اقدار ہیں جو کسی معاشرے کے نظامِ اخلاقیات کی تعمیر وتشکیل میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پھر پیرائیہ بیان میں سادگی کا وہ حُسن ہے جو مخاطب پر اپنا

Marfat.com

گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں شائع کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ دوسرے بھی اس سے مستفیض ہوسکیں۔

مجھے اُمید ہے کہ ان پند و نصائح کی ترویج و اشاعت سے معاشرے میں مثبت اقدار کی روایات کو فروغ ملے گا جو ہمارے لیے روحانی خوشی کا باعث ہوگا۔

۱۵ فروری ۲۰۰۵ء

سید بابر علی

Marfat.com

پیش لفظ

پند نامۂ حکیم لقمان، حضرت لقمان کے حکیمانہ نصائح کا مجموعہ ہے جن کا مخاطب اگرچہ اُن کا بیٹا ہے لیکن یہ وہ اقوالِ زریں ہیں جن کا دائرہ کسی خاص عہد، مقام یا تہذیب تک محدود نہیں اور نہ ہی یہ کسی خاص زبان سے مخصوص ہیں۔

ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ حکیم لقمان کا تعلق کس دور یا کس علاقہ سے تھا۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اُن کا تعلق، جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے، حضرت داؤدؑ کے زمانے سے تھا تو پھر گمان غالب ہے کہ اُن کی زبان عبرانی ہو گی۔ بہر حال اُن کی زبان عبرانی ہو یا عربی، ایسے اقوال نہ صرف یونانی، عربی اور سنسکرت زبانوں میں موجود ہیں بلکہ زندگی گزارنے کے یہ زریں اصول ہر زبان میں ملتے ہیں، اس لیے کہ یہ دائمی اصول ہیں جو انسان کی اخلاقی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ان زریں اصولوں کی وضاحت کے لیے کہیں تمثیل سے کام لیا گیا، کہیں عام سی سادہ کہانیوں کو ذریعہ بنایا گیا، کہیں انسانی تجربات کے نتائج سے ان کی حقانیت کا ثبوت مہیا کیا گیا۔ کہیں جانوروں اور پرندوں کی زبانی ان میں مضمر حقائق کو عیاں

کر کے انسانی رویوں کے حسن و قبح کی تعبیر کی گئی۔ کبھی انہیں شاعری کا رنگین لباس پہنایا گیا اور کبھی نثر کا خوبصورت جامہ۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ان متنوع اسالیب کا مقصد ان نصائح کو امکانی حد تک موثر بنانا تھا۔ بیان کی فصاحت کسی بات کی معنویت کو اُجاگر کرنے اور اس میں تاثیر پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے اسی لیے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ فصاحتِ بیان انسان کا حُسن ہے۔

اسی طرح کے خوبصورت شعری سانچے میں ڈھلے حکیم لُقمان کے ایک قطعہ نے سید بابر علی کو اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے اسے خوبصورت کتابت کرا کے اپنے دفتر کی زینت بنا دیا۔ یہ عربی زبان کا ایک قطعہ ہے جس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر آپ نے کسی کے ساتھ بھلائی کی ہے تو اسے بُھول جائیں اور اگر کسی نے آپ کے ساتھ برائی کی ہے تو اسے بھی بُھلا دیں۔

یہ وہ فراست و دانائی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں بہت بڑی بھلائی کہا ہے:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۚ (القرآن ۲: ۲۶۹)

یعنی جسے حکمت و دانائی عطا ہوئی اسے بہت بڑی بھلائی مل گئی۔

بھلائی کیا ہے؟ نیکی، اور نیکی جمال ہے اس لیے کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو

Marfat.com

پسند کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیکی کا حُسن قائم رہتا ہے۔

سید بابر علی کے مزاج کا خاصہ ہے کہ انہیں جب کہیں سے کوئی بھلائی کی بات ملتی ہے تو وہ اسے فطری طور پر انسانیت کی میراث سمجھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانے میں روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حکیم لُقمان کے اقوال جمع کر کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ کچھ کوشش کے بعد انہیں فارسی زبان میں حکیم لُقمان کے پند و نصائح کا ایک مجموعہ مل گیا۔ اس کارِ خیر میں تعاون کی سعادت فارسی زبان و ادب کے معروف استاد ڈاکٹر ظہور الدین احمد، سابق شعبۂ فارسی، گورنمنٹ کالج، لاہور کے حصے میں آئی۔ انہوں نے نہ صرف ان فارسی پند و نصائح کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا بلکہ حکیم لُقمان کی شخصیت اور اُن کے اقوال پر محققانہ دقتِ نظر سے سیر حاصل بحث بھی کی ہے۔ اس کے علاوہ رشد و ہدایت میں ان اقوال کی اہمیت کے پیشِ نظر دیگر ذرائع مثلاً الہامی کتب، انبیاء، اولیا، صوفیہ، فلاسفہ اور بعض سلاطین کے حوالے سے حاصل ہونے والے اقوال کی مثالیں بھی جمع کر دی ہیں۔ اس سے جہاں اس مجموعہ کی افادیت میں گر انقدر اضافہ ہوا وہاں اس موضوع پر بہت سے حوالے بھی یکجا ہو گئے۔

بابر علی فاؤنڈیشن ڈاکٹر ظہور الدین احمد کی اس کاوش پر اُن کی ممنونِ احسان ہے۔

Marfat.com

سید سبط الحسن ضیغم اور استاد رحمان ملک؛ نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مدد کی جس کے لیے ہم شکرگزار ہیں۔

ڈاکٹر خالد حمید شیخ

بابر علی فاؤنڈیشن

Marfat.com

تعارف

پند نامۂ لُقمان ایک ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جو اخلاقی زندگی گزارنے میں مدد و معاون ہوسکتا ہے۔ ادبِ عالم میں نصیحت ناموں، وصیّت ناموں اور پند ناموں کا رواج رہا ہے جو علماء، فلاسفہ اور دانا بزرگوں نے اصلاح عامہ کے لیے منضبط کیے۔ اپنے اپنے زمانوں میں ان پر عمل ہوتا رہا۔ پند نامۂ لُقمان کو زیادہ وسعت نصیب ہوئی۔ مشرق کی بہت سی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔ قومی عجائب گھر ،کراچی میں ایک ایسا خطی نسخہ بعنوان ''صد پند لُقمان حکیم بفرزند'' بزبان فارسی موجود ہے جس میں فارسی زبان کے ساتھ ناگری حروف میں اس کا تلفظ اور گرمکھی، ہندی اور سنسکرت میں ترجمہ درج ہے۔

سید بابر علی صاحب کی خواہش پر ''صد پند لُقمان حکیم بفرزند'' کے خطی نسخے کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس تحریر میں پند و نصائح کی ضرورت اور مختلف ادوار میں اس کی نوعیّت اور نمونوں کا بیان ہے، اور اُردو میں پند نامۂ لُقمان اور اقوال و حکایات کا تعارف موجود ہے۔

ڈاکٹر ظہور الدین احمد

Marfat.com

(۱)

اخلاقی رہنمائی

ا۔ خدا کی طرف سے

خالقِ کائنات نے انسانوں، حیوانوں اور پرندوں کو پیدا کیا۔ حیوانوں اور پرندوں میں جبلی طور پر ان کے لیے خصوصیات متعین کر دیں۔ عادات و طریق کار مخصوص کر دیے۔ شیر گھاس نہیں کھائے گا، بکری گوشت نہیں کھا سکتی۔ پرندے فضا میں پر پھیلائے اپنی منزل کی طرف محو پرواز ہیں۔ شہد کی مکھی پھولوں کا رس چوس کر گھر بناتی ہے اور ریزہ ریزہ جمع کر کے انسانوں کے لیے شہد مہیا کرتی ہے۔ کائنات کے دوسرے عناصر زمین، آسمان، پہاڑ، دریا، ستارے قوانین سے مسخر ہیں۔ انسان ایسی مخلوق ہے جسے عقل و ارادہ عطا ہوا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے کام کرتا ہے،

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰىهَا (القرآن ۹۱:۸)

اسے نیکی و برائی کی پہچان عطا کی گئی ہے۔

اس کے سامنے رشد و ہدایت کے راستے واضح کر دیے گئے ہیں۔ اب اسے اختیار ہے جو راستہ بھی چاہے اختیار کرے۔ انسان کے اندر سرکش جذبات بھی رکھ

Marfat.com

دیے گئے ہیں، جو اسے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لیے راہِ راست سے بھٹکاتے ہیں۔ وہ ہوس زر، زمین و اولاد کے لیے دوسروں کے حقوق کو پامال کرتا ہے۔ فجور و فساد پھیلاتا ہے اور معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرتا ہے۔ ایسے صاحبِ عقل و ارادہ انسان کو صحیح راستہ بتانے اور نیکی و بدی میں تمیز پیدا کرنے اور سرکش جذبات کو روکنے کے لیے قوانین وضوابط بنائے۔ اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء بھیجے اور انہیں کُتب وصحایف عطا فرمائے تاکہ وہ خدائی احکام کی پابندی کرنے والوں کو عزت و خوشحالی کی بشارت دیں اور انکار کرنے والوں اور انحراف کرنے والوں کو المناک عذاب سے ڈرائیں۔

اگرچہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ تو اسی وقت سے شروع ہو گیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اُتارا تاکہ انسان زمین پر فساد نہ پھیلائے اور اُس کے احکامات و ہدایات کی روشنی میں امن و امان سے زندگی گذار سکے۔ چونکہ انسانی علم کی تاریخ بہت مختصر ہے لہٰذا انسان کو الہامی کُتب سے قبل کی ہدایات کے بارے میں کوئی زیادہ علم نہیں۔ ان الہامی کُتب کے مطالعہ سے ہم پر ایک بات اور واضح ہوتی ہے کہ انسانی ترقی کے ارتقائی سفر کے مختلف مراحل کے لیے ان احکامات میں تبدیلی بھی آتی رہی ہے۔ تبدیلی اور ترمیم و اضافے کا یہ سلسلہ آخری الہامی کتاب یعنی قرآنِ حکیم میں اپنی تکمیل کو پہنچا۔

۸۹۹۱۳ ۸۹۹۱۳ ۸۹۹۱۳

ایک اور غور طلب بات یہ ہے کہ اخلاقی تعلیمات قریباً قریباً تمام مہذب معاشروں میں ایک جیسی ہیں۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، بدگمانی، حسد، دھوکہ فریب اور ظلم و ناانصافی یعنی جتنی منفی اقدار ہیں سب معاشروں میں ناپسندیدہ ہیں اور سچائی، اخلاص، ہمدردی، ایثار و قربانی جیسی دیگر مثبت اقدار (Positive Values) پسندیدہ ہیں۔ اس لیے کہ انہی مثبت اقدار سے زندگی کا حُسن قائم ہے اسی لیے انہیں ابدی سچائیوں (Universal Truths) کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ مختلف ادوار، اقوام، معاشروں، تہذیبوں اور مذاہب و عقائد میں مُشترک رہی ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق انسان کے سماجی رشتوں اور بنیادی اخلاقی رویوں سے ہے لہٰذا ان کا منبع بھی ایک ہی ہے یعنی یہ خدا کی عطا ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر انسان نہ صرف اپنے معاشرے کو سنوارتا ہے اور خوبصورت بناتا ہے بلکہ وہ خدا کی خوشنودی بھی حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ الہامی کتابوں مثلاً زبور، تورات میں یہ نصائح موجود ہیں اور آخری الہامی کتاب قرآنِ حکیم میں انہیں ایک کامل ضابطۂ حیات کی صورت میں منضبط کر دیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں انسان کو خاص طور پر مومنوں کو تعظلم و یۂصیکم سے مخاطب کر کے وصایا و مواعظ بیان کیے ہیں۔ قرآن مجید ایسی تعلیمات سے بھرا پڑا ہے۔ نمونے کے طور پر اخلاق و کردار کو سنوارنے کے لیے جو ضوابط بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے کچھ یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

☆ لوگوں کے ساتھ عمدہ سلوک سے پیش آؤ۔ القرآن ۲: ۸۳

☆ اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔ شیطان تم میں فساد ڈالنا چاہتا ہے۔ القرآن ۱۷: ۵۳

☆ دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو انصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صلح کراؤ، ایک دوسرے کا تمسخر نہ اُڑاؤ۔ دوسروں کو بُرے نام سے یاد نہ کرو۔ بد گمانی نہ کرو۔ دوسروں کے معاملات میں خواہ مخواہ مداخلت نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ ذاتوں اور برادریوں کو عزت کا معیار نہ بناؤ۔ القرآن ۴۹:۹ تا ۱۳

☆ خواہ مخواہ خونریزی نہ کرو۔ لوگوں کو ان کے گھروں سے باہر نہ نکالو۔ القرآن ۲: ۸۴

☆ شیطان (سرکش جذبات) بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ نیکی کیا ہے؟ حاجتمندوں کی حاجت برآری کے لیے خرچ کرنا۔ عہد و پیمان کی پابندی کرو۔ مشکلات میں ثبات و استقامت دکھاؤ۔ القرآن ۲: ۱۷۷

☆ غیر مسلموں کی خوبیوں کا اعتراف کرو، عام اخلاقی خوبیاں ان میں بھی ہو سکتی ہیں۔ القرآن ۳: ۷۵

☆ تنگی ہو یا آسودہ حالی حاجتمند کی حاجت پوری کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیئے۔ غصّے میں اپنی توانائی ضائع نہ کرو۔ اسے کسی تعمیری کام کے لیے صرف کرو۔ یہ خیال نہ کرو کہ لوگ تمہارے متعلق کیا گمان کرتے ہیں۔ تم اپنے اُصولوں کے پابند رہو۔ زندگی حسنِ عمل سے گزارو، اگر غلطی سے بُرا کام ہو جائے تو فوراً اس کی تلافی کرو۔ اپنے آپ کو مقدس اور متقی ظاہر نہ کرتے پھرو۔ القرآن ۳: ۱۳۴، ۱۳۵

☆ بُرائی سے بچ کر آگے نکل جاؤ۔ القرآن ۷: ۱۹۹

☆ دوسروں کے معبودوں کو گالی مت دو۔ القرآن ۶: ۱۰۸

☆ یتیموں کا مال مت کھاؤ۔ ناپ تول پورا رکھو۔ اللہ کے ساتھ اپنا عہد پورا کرو۔ القرآن ۶: ۱۵۲

☆ وہ کام کرو جو نوعِ انسانی کے لیے نفع بخش ہو۔ القرآن ۱۳: ۱۷

☆ عدل و احسان کرو۔ اہل قرابت کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو۔ بے حیائی، ناپسندیدہ کاموں اور سرکشی سے بچو۔ القرآن ۱۶: ۹۰

☆ بہترین کارکن قوی اور امین ہوتا ہے۔ القرآن ۲۸: ۲۶

Marfat.com

☆ بات سیدھی، غیر مبہم اور دوٹوک کرو۔ القرآن ۳۳:۷۰

☆ زنا سے بچنا، امانات کی پاسداری کرنا اور شہادت کا تحفظ کرنا چاہیے۔ القرآن ۷۰:۲۹ تا ۳۳

☆ برائی کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہونے چاہییں۔ القرآن ۶:۱۲۰

ب۔ انبیاءؑ کی طرف سے

کُتب وصحایف کی تعلیمات کے بعد انبیاءؑ کا اخلاق و کردار خلائق کے لیے عملی نمونہ ہوتا ہے۔ وہ ان کی عملی زندگی کو دیکھ کر ان کے اتباع میں اپنی زندگیوں کو بناتے اور سنوارتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت رسولِ اکرمؐ کی زندگی کو مومنین کے لیے اُسوۂ حسنہ کہا گیا ہے اور انہیں عَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم بتایا گیا ہے اور ان کا اپنا ارشاد ہے: بعثت ان اتمم مکارم الاخلاق میری نبوت کا مقصد یہ ہے کہ میں اخلاقی فضائل کی تکمیل کروں۔ آپؐ کے اقوال و اعمال پر مشتمل بہت سی کتابیں شمائل النبیؐ کے عنوان سے لکھی گئی ہیں۔ چنانچہ قرآنی نصائح کے علاوہ رسولِ خداؐ کی زبانی بھی بہت سے نصائح و مواعظ منقول ہیں۔ ان میں سے نمونے کے طور پر چند ایک یہاں درج کرتے ہیں تا کہ ان کے حُسنِ بیان سے مستفیض ہوسکیں۔

Marfat.com

☆ سعادت مند وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔ (انوار محمدیہ)

☆ عامل کو وہی کچھ حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرتا ہے۔

☆ کوڑا کرکٹ پر اُگنے والی سبزی سے احتیاط کرو۔

☆ طاقتور وہ نہیں جو لوگوں پر زیادتی کرے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کی حالت میں ضبط کرے۔

☆ بخل سے بڑھ کر کوئی مرض نہیں۔

☆ جھوٹی قسم ملک کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

☆ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

☆ جرم کی سزا میں جلدی کرنا چاہیے۔

☆ اپنی خواہشات کو چھپا کر رکھو کیونکہ ہر بھلائی سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

☆ مشورہ امین سے لینا چاہیے۔

Marfat.com

☆ ندامت کا احساس توبہ ہے۔

☆ کسی چیز کی محبت تجھے گونگا اور بہرہ نہ بنا دے۔

☆ بہترین آنکھ وہ ہے جو سوئی ہوئی آنکھ کے لیے جاگتی ہے۔

☆ بدخوئی اعمال کو اس طرح تباہ کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

☆ نکاح میں دیندار عورت کو ترجیح دو۔

☆ قناعت ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

☆ اخراجات میں کفایت شعاری نصف خوشحالی ہے۔

☆ تدبیر سے بہتر کوئی عقل نہیں۔ اجتنابِ رذائل سے بڑھ کر کوئی پارسائی نہیں اور حُسنِ خلق سے بڑھ کر کوئی حسب و نسب نہیں۔

☆ مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں۔

☆ جس میں امانت نہیں اس میں دین نہیں۔

☆ عہد کا نباہ شرطِ ایمان ہے۔

☆ حُسنِ سلوک ایمان کی شرط ہے۔

☆ فصاحتِ بیان انسان کا جمال ہے۔

☆ جہالت سے بڑھ کر کوئی افلاس نہیں۔

☆ نیکی پرانی نہیں ہوتی (یعنی نیکی کا حُسن ہمیشہ قائم رہتا ہے)۔

☆ علم اور حلم سے بڑھ کر کوئی اجتماع نہیں۔

☆ صدقے سے مال کم نہیں ہوتا۔

☆ اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔

☆ جو شخص میری خاطر زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے میں اسے اللہ سے جنت دلانے کی ضمانت دیتا ہوں۔

☆ آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ جس چیز کو اپنی ذات کے لیے پسند نہیں کرتا اپنے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے۔

Marfat.com

ج۔ علماء وفلاسفہ کی طرف سے

☆ یونانی حکماء کی طرف سے

انبیاءؑ کے بعد فلاسفہ اور برگزیدہ اشخاص نے اپنے علم ودانش اور تجربات کی روشنی میں ضرورت کے مطابق معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے مشورے دیے، اور نصیحتیں کیں۔یونان علم و حکمت کا مخزن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ سقراط (۴۷۰۔ ۳۹۹ ق م) پہلا شخص ہے جس نے فضائل پنجگانہ کو اخلاق کا بنیادی اصول ٹھہرایا: یعنی حکمت، شجاعت، عفت، عدالت و خدا پرستی۔ انسان عقل کی پیروی کرتا ہے، اور اس کی روشنی میں نیکی اور خیر کو اختیار کرتا ہے۔

سقراط کے بعد نامور فلسفی افلاطون(۴۲۷۔ ۳۴۷ق م) ہے ۔ اس نے اپنے شاگرد ارسطو کو نصیحتیں کیں جو نصیر الدین طوسی نے ''اخلاقِ ناصری'' کے آخر میں درج کی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

☆ شر و فساد سے بچو۔ ہمیشہ ہوشیار رہو کہ شر و فساد کے بہت سے اسباب ہیں۔

☆ بدبخت وہ شخص ہے جو اپنی عاقبت سے غافل ہے۔

☆ بات کہنے سے پہلے سو بار سوچو۔

☆ دولت پا کر متکبّر نہ بنو۔

☆ سیرتِ عدل اپناؤ، اس پر قائم رہو۔ بھلائیاں کرتے رہو تاکہ نیک بخت بنو۔

افلاطون کے نامور شاگرد ارسطو (۳۸۴۔ ۳۲۲ ق م) ہوئے ہیں۔ اُن کی تخلیقات میں منطقیات، طبیعیات، الٰہیات، فنِ شعر، فنِ خطابت، کتابِ اخلاق، سیاسیات، مابعد الطبیعیات کے موضوعات کا نام لیا جاتا ہے۔

☆ مسلمان علماء کی طرف سے

سلطنتِ عباسیہ خصوصاً ہارون الرشیداور مامون الرشید کے ادوارِ حکومت میں یونانی فلاسفہ کی تخلیقات کے تراجم ہوئے اور فضائل اخلاق پر عربی اور فارسی میں کتابیں مرتب و مدوّن ہوئیں۔

فارابی (م ۳۳۹ھ) نے ارسطو کی ''ری پبلک'' سے متاثر ہو کر مدینۃ الفاضلہ کا تصور پیش کیا۔ اور سیاست مدن کے باب کا اضافہ کیا۔

ابن مسکویہ (م ۴۲۱ھ) نے کتاب ''الطہارۃ الاعراق فی تہذیب الاخلاق'' لکھی۔ سقراط اور افلاطون نے امہات فضائل یعنی حکمت، عفت، شجاعت اور عدالت

Marfat.com

پیش کیے تھے۔ ارسطو نے فضیلت کی تعریف کر کے افراط و تفریط سے بچنے اور اوسط خیر اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ ابن مسکویہ نے ان نظریات کا تجزیہ کر کے عملی تشکیل پر بھی بحث کی ہے۔

''تدبیر منزل'' کا حصہ ابن سینا (م ۴۲۷ھ) نے بڑھایا۔

نصیر الدین طوسی نے ۶۳۳ھ میں اِن تینوں مدارک کو سامنے رکھ کر'' اخلاقِ ناصری'' لکھی۔

علامہ جلال الدین دِوانی (م ۹۰۸ھ) نے اپنی کتاب'' اخلاقِ جلالی'' میں بھی انہی مسائل پر گفتگو کی ہے جو'' اخلاقِ ناصری'' میں موجود ہیں۔ پہلے مقالے میں علم موسیقی پر ایک فصل کا اضافہ کیا ہے۔ ارسطو نے فضائل و رذائل کی بنیاد نظریہ افراط و تفریط پر رکھی تھی۔ دِوانی نے قانونی نتائج کو بھی پیش کیا ہے۔

دِوانی نے فلسفۂ اخلاق کو محض فلسفہ کی حیثیت سے ہی پیش نہیں کیا، بلکہ اس کی تصدیق و توثیق کے لیے قرآنی آیات، احادیث اور بزرگانِ ملت کے اقوال پیش کیے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی ہجری میں اسلامی معاشرے میں کس قسم کی اخلاقی اقدار مروج تھیں اور ایک مہذب و متمدّن مسلمان کس قدر بلند سیرت کا آئینہ دار ہو سکتا تھا۔

Marfat.com

''اخلاقِ ناصری'' اور'' اخلاقِ جلالی'' کے تتبع میں مصنفین نے اپنے نام کی نسبت سے یا بادشاہ، وزراء اور امراء کے نام انتساب کے حوالے سے اخلاقیات پر کتابیں تالیف کیں۔ بعضوں نے صرف ارسطو کے فضائل و رذائل کو ہی مدنظر نہیں رکھا بلکہ زمانے کے حالات کے مطابق نئے موضوعات کا بھی اضافہ کیا اور اپنے تجارب و مشاہدات کو بھی شامل کیا۔ اس قسم کی کتابیں مطبوعہ اور قلمی صورت میں ایران اور پاکستان و بھارت کے سرکاری اور شخصی کُتب خانوں میں محفوظ ہیں اور اخلاقیات پر کثیر المنفعت ذخیرہ موجود ہے مثال کے طور پر چند ایک نام یہاں درج کرتے ہیں:

اخلاقِ محسنی

اخلاقِ جرجانی

اخلاقِ جہانگیری

اخلاقِ حسنی

اخلاقِ حکیمی

اخلاقِ سلطانی

اخلاقِ شمسی

Marfat.com

اخلاقِ طہماسبی

اخلاقِ قطب شاہی

اخلاقِ محتشمی

اخلاقِ قاسمی

اخلاق الحسینی

اخلاقِ محمد شاہی

اخلاقِ مظہری

اخلاقِ معتمدی

اخلاقِ منصوری

اخلاقِ نظامی

اخلاقِ ہمایونی

اخلاقِ عالم آرای محسنی کشمیری۔

علماء نے اخلاقیات پر کتابیں مرتب و مدون کرنے کی بجائے اپنے تجربات کی روشنی میں دوسروں کی تربیت و اصلاح کے لیے اعلیٰ اخلاق و آداب بیان کیے ہیں اور اخلاق کی بجائے آداب کے نام سے رسائل تالیف کیے مثلاً :

آدابِ پدرو فرزند

آداب الصالحین

آدابِ سنیہ

آدابِ عباسی

آداب متعلم الحکمۃ

آدابِ مسلمانی۔

انبیاءؑ ، اولیاءؒ اور بعض سلاطین عالی مقام نے اپنی زندگی میں یا زندگی کے آخری ایام میں اپنے متبعین، مریدین اور فلاحِ عامہ کے لیے نصیحتیں/ وصیتیں کی ہیں جو مختصر رسائل کی صورت میں محفوظ ہیں اور سبق آموز اور عبرت انگیز ہیں مثلاً :

وصایای شاہ داعی

Marfat.com

وصایای تیموریان ہند

وصایای حضرت پیامبرؐ

وصایای خواجہ عبدالخالقؒ

وصایای خواجہ محمد پارساؒ

وصایای حضرت علیؓ

وصایای خواجہ نظام الملک۔

ایران و عجم، یونان و روما میں عموماً مطلق العنان بادشاہ گذرے ہیں۔ ان کی تربیت و اصلاح کے لیے اساتذہ کی ضرورت تھی جو انہیں عوام کی فلاح و اصلاح کے لیے مشورے دیتے رہیں اور امورِ سلطنت میں بھی ان کی رہنمائی کرتے رہیں۔ ارسطو سکندرِ اعظم مقدونی کا استاد تھا۔ سفر و حضر میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے سکندر کے لیے ''نصیحۃ الملوک'' کے عنوان سے رسالہ لکھا جو سلاطین کے لیے مفید اور کارآمد رہا۔ اسی کے اتباع میں مسلمان علماء، شعراء اور بزرگانِ دین نے بھی اسی قسم کے نصیحت نامے لکھے مثلاً:

''نصیحۃ الملوک'' از امام غزالیؒ

Marfat.com

'' نصیحۃ الملوک'' از سعدی شیرازیؒ

'' نصائح الملوک فی السیر و السلوک''

'' ریاض الملوک''

'' ذخیرۃ الملوک'' از سید علی الھمدانی

'' نصائح الملوک'' از محمد علی رفعت۔

نصیحۃ الملوک کے ضمن میں، صرف نصیحت نامہ کے عنوان سے بھی رسائل تالیف ہوئے۔ ان میں بھی ملوک و سلاطین کے لیے نصائح موجود ہیں مثلاً:

نصیحت نامہ منسوب بہ بوعلی سینا

نصیحت نامہ از محمد باقر ہمدانی

نصیحت نامہ میر سید شریف جرجانی

نصیحت نامہ خواجہ عبد اللہ انصاری

نصیحت نامہ علی نقی کوثر ہمدانی

Marfat.com

نصیحت نامہ شاہی از کمال الدین حسین خوارزمی

نصیحت نامہ کاشفی۔

''نصیحۃ الملوک'' سے مشابہ دو اور کتابیں معروف ہیں۔ ایک ''قابوس نامہ'' ہے جس کے مصنف عنصر المعالی کیکاؤس ہیں۔ یہ کتاب تقریباً ۴۶۲ھ میں تالیف ہوئی۔ اس میں بادشاہ اور شاہزادوں کیلئے اخلاقی تربیت کے علاوہ امورِ سلطنت کی نگہداری کے لیے مشورے دیے گئے ہیں۔ دوسری کتاب ''سیاست نامہ'' ہے جس کے مؤلف خواجہ نظام الملک طوسی ہیں، اس میں تاریخی وقایع کے علاوہ سیاست مملکت پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔''مرزبان نامہ'' میں پرندوں اور حیوانوں کی زبانی حکایات کے ذریعے رموزِ سلطنت بیان کیے گئے ہیں۔

ایران و برصغیر کے فارسی گوشعراء کی تخلیقات بھی پند و موعظت اور اخلاق وحکمت کے موضوعات سے مالا مال ہیں۔ انہوں نے تمام اصنافِ سخن میں اپنے فکر وشعور کو کام میں لا کر حکمت آموز باتیں کہی ہیں اور خلقِ خدا کی خیر و اصلاح کے لیے مفید نصیحتیں کی ہیں۔

''شاہنامۂ فردوسی'' میں جابجا حکیمانہ اقوال درج ہیں۔ مثنویوں میں درجہ اول کی مثنوی سنائی کی ''حدیقۃ الحقیقت'' ہے جو تصوف و اخلاق کے موضوع پر پہلی

Marfat.com

مبسوط کتاب ہے۔ عطار نیشا پوری کی مثنویاں ''منطق الطیر''، ''الٰہی نامہ''، ''مصیبت نامہ''، روحانی اخلاق کے لیے اکسیر ہیں۔ نظامی گنجوی کی ''مخزن الاسرار'' عظمت انسان کی نشاندہی کے لیے بہت مقبول رہی۔ تقریباً ساٹھ شعراء نے اس کے اتباع میں مثنویاں لکھیں۔ ان میں سے امیر خسروؒ کی ''مطلع الانوار''، جامیؒ کی ''تحفۃ الاحرار'' اور فیضی کی ''مرکزِ ادوار'' مشہور ہیں۔'' مثنوی مولانا روم'' تو حکمت و موعظت کے حقائق سے بھرپور ہے۔

سعدیؒ تو سراپا معلمِ اخلاق معروف ہیں۔ ''بوستان سعدی ''سراپا اخلاقی قصص و حکایات کے ساتھ بادشاہ، امیر، وزیر، درویش اور عام شخص کے لیے مفید ہے۔ بوستان کے موضوعات میں عدل و تدبیر داری، احسان، قناعت، تواضع، شکر و عافیت، توبہ و صراطِ مستقیم ہیں۔

رباعیات میں، رباعیاتِ خیام، رباعیات سحابی استر آبادی، خسرو نامہ عطار، رباعیاتِ مغربی، رباعیات بیدل جواہرِ حکمت سے لبریز ہیں۔

قطعات کے تو لفظ لفظ میں پند و موعظت کے موتی پوشیدہ ہیں، اس سلسلے میں قطعات رودکی، عطار ابن یمین، انوری اور سعدی مشہور ہیں۔

قصیدہ بھی ایسی طویل نظم ہے جس میں شعراء کو پند و موعظت کی باتیں کہنے کا

Marfat.com

موقع ملتا ہے۔ انوری، خاقانی، سعدی، امیر خسرو کے قصائد حکمت و موعظت سے مالا مال ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

(۲)

قدیم ہندوستان میں اخلاقی تربیت کے ذرائع

ا۔ کلیلہ ودمنہ۔ عربی، فارسی، یونانی تراجم

قدیم ہندوستان میں پند و اخلاق سکھانے اور شاہزادوں کی تربیت و اصلاح کے لیے حیوانوں کی زبانی قصہ و کہانی بیان کرنے سے کام لیا گیا۔ اس قسم کی کتاب ''پنچ تنتر'' کے نام سے لکھی گئی۔

کتاب کے دیباچے میں مذکور ہے کہ دکن کے راجہ امرشکتی کے تین احمق بیٹے تھے۔ اس نے پنڈت وشنو شرما کو ان کی تعلیم کے لیے مقرر کیا۔ اس نے کہانیوں کے ذریعے ان کو سیاسی معاملات کی تعلیم دی۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل تھی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ بعد میں ہندوستان کی دوسری کتابوں سے اس میں کہانیوں کا اضافہ ہوتا رہا۔'' کلیلہ ودمنہ'' مرتبہ دساسی میں تین کہانیاں یعنی نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳، مہابھارت کی بارھویں کتاب سے لی گئی ہیں۔ یہ کتاب بعد میں اس کتاب میں مذکور دو کرداروں کرتک اور دمنک (دو گیدڑ) کے نام سے منسوب ہوگئی۔ جو پھر کلیلک و دمنک یا کلیلہ ودمنہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ ''کلیلہ ودمنہ'' ''پنچ تنتر'' کی ارتقا یافتہ صورت ہے۔ ایک ویشنو برہمن نے کشمیر میں اسے قبل مسیح میں لکھا۔ اصل

Marfat.com

نسخہ ناپید ہے۔ بعد کے مرتب شدہ نسخے کشمیر، نیپال اور دکن میں ملتے ہیں۔ امریکی پروفیسر ایڈگرٹن نے جو نسخہ شائع کیا ہے وہ اصل نسخے کے قریب تر ہے۔

خسرو نوشیروان کے عہد میں (۵۳۱ء۔ ۵۷۹ء) حکیم برزویہ ہندوستان گیا اور رائے تاہند کے دربار سے کرتک اور دمنک لایا۔ ابھی تک یقینی نہیں کہ اس کا پہلوی زبان میں ترجمہ حکیم برزویہ یا وزیر اعظم بزرگ مہر نے کیا۔ پہلوی ترجمہ ناپید ہے۔

بود (Bod) نامی ایک شخص نے ۵۷۰ء میں ''کلیلہ و دمنہ'' کا سریانی میں ترجمہ کیا۔ جی جکل نے ۱۸۷۶ء میں اسے جرمن زبان میں ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں ''پنچ تنتر'' کے پانچ ابواب کے علاوہ پانچ دیگر ابواب شامل ہیں۔ ڈاکٹر ہرکل نے ۱۹۱۴ء میں اسے دوبارہ تحقیق وتشریح کے ساتھ شائع کیا۔ اس نے دنیا کی مختلف زبانوں میں ''کلیلہ و دمنہ'' کے تراجم کی فہرست بھی مرتب کی۔

خلیفہ عباسی ابوجعفر منصور (۷۵۳ء۔ ۷۷۵ء) کے حکم سے عبد اللہ بن مقفع نے ۷۵۹ء میں پہلوی سے عربی میں اس کا ترجمہ کیا۔ اس میں اٹھارہ ابواب ہیں۔ چودہ ابواب میں تو کہانیاں ہیں، باقی چار ابواب کی تفصیل یوں ہے:

(۱) علی بن الشاہ کا مقدمہ

(۲) کلیلہ و دمنہ لانے کے لیے ہندوستان میں برزویہ کی مہم

(۳) عبد اللہ بن مقفع کا دیباچہ

(۴) حکیم برزویہ کے احوالِ زندگی۔

ابن المقفع کے مترجمہ نسخوں میں اختلاف ہے اور یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے اصلی اور مستند نسخہ کون سا ہے۔ سلوستر دساسی نے اسے ۱۸۷۶ء میں فرانسوی مقدمے کے ساتھ شائع کیا۔ اسے سریانی ترجمے کے متعلق معلوم نہیں تھا۔

ب۔ کلیلہ و دمنہ کے اثرات فارسی ادب میں

فارسی میں کلیلہ و دمنہ کا پہلا ترجمہ سامانی بادشاہ نصر بن احمد (۹۱۴۔ ۹۴۳ء) کے حکم سے شاعر رودکی نے کیا۔ ابو الفضل بلعمی وزیر عربی متن پڑھتا اور رودکی اس کو منظوم کرتا۔ اصل نسخہ ناپید ہے۔ صرف چند ابیات لغت کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ فصیح و بلیغ فارسی میں سب سے عمدہ ترجمہ ابو المعالی نصر اللہ بن محمد نے کیا اور غزنوی بادشاہ ابو المظفر بہرام شاہ (۱۱۱۸۔ ۱۱۵۲ء) کے نام منسوب کیا اور کتاب ''کلیلہ و دمنہ بہرام شاہی'' کے نام سے معروف ہوئی۔ ابن المقفع کے ترجمے میں برزویہ کا حال بزرگ مہر نے لکھا تھا، لیکن ابو المعالی کے ترجمے میں برزویہ نے خود واحد متکلم میں اپنا حال بیان کیا ہے۔

''کلیلہ و دمنہ بہرام شاہی'' میں مندرجہ ذیل دس کہانیاں ہندی الاصل ہیں:

Marfat.com

۱ شیر اور گائے

۲ لومڑ کے معاملات کی تحقیق

۳ کالر والا کبوتر

۴ اُلّو اور کوّا

5 بندر اور کچھوا

۶ درویش اور نیولہ

۷ بلی اور چوہا

8 شاہزادہ اور پرندہ

9 شیر اور گیدڑ

10 شیرنی اور اس کے بچے

ذیل کے دو باب اور چار کہانیاں ایرانیوں نے شامل کیں:

Marfat.com

۱ کلیلہ و دمنہ کا مقدمہ

۲ حکیم برزویہ کا حال

۳ درویش اور اس کا مہمان

۴ بارسیر اور برہمن

۵ سیاح اور ستار

٦ بادشاہ اور اس کا ساتھی

مُلّا حسین واعظ کاشفی نے ''کلیلہ و دمنہ بہرام شاہی'' کو بیان و بدیع سے آراستہ زبان میں دوبارہ لکھا اور سلطان بایقرا کے ایک درباری نظام الدولہ امیر شیخ احمد المتخلص بہ سہیلی کے نام پر اس کا نام ''انوار سہیلی'' رکھا۔ اس نے ابن المقفع کے پہلے چار باب حذف کر دیے اور صرف برزویہ کا سفر نامہ ہندوستان شامل کیا۔ مُلّا نے اپنی طرف سے ایک فرضی مقدمہ لکھا جس میں چین کے بادشاہ ہمایوں خان اور اس کے وزیر خجستہ رائے کا ذکر کیا ہے۔ یہ داستان بھی مُلّا کی اختراع ہے کہ رائے دابشلیم نے حکیم بیدپا سے وصیت ہوشنگ کے معانی سمجھنے کے لیے لنکا کی طرف سفر کیا۔ پہلے باب میں پہلی چہار کہانیاں بھی مُلّا نے بڑھائی ہیں۔

Marfat.com

ابو الفضل نے اکبر بادشاہ کے حکم سے ۱۵۸۷ء میں ''انوار سہیلی'' کو سادہ اور سہل زبان میں لکھا اور اس کا نام ''عیار دانش'' رکھا۔ ابو الفضل نے دو باب بڑھائے جو عربی ترجمہ میں موجود تھے اور حسین واعظ کاشفی نے چھوڑ دیے تھے۔

کتاب میں ملک کے نظم و نسق کے متعلق معقول اور عملی مشورے دیئے گئے ہیں۔ بادشاہ کو فیاض اور مہربان ہونے کی حیثیت سے عوام کی شکایات دُور کرنے اور اپنے وزراء کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ راجا دابشلیم حکیم بیدپا سے مسائل کے متعلق مشورہ لیتا ہے اور بیدپا ان کی توضیح میں حکایات بیان کرتا ہے۔ حکایات جانوروں سے متعلق ہیں۔ ایک جانور کہانی بیان کرتا ہے، سننے والا اسکے جواب میں ایک اور کہانی کا حوالہ دیتا ہے اور بیان کرنے والا اپنی باری پر نئی کہانی سناتا ہے۔

راجا دابشلیم (سوال کنندہ) اور بیدپا (جواب دہندہ) ناشناختہ اشخاص ہیں۔ ان کہانیوں کے ضمن میں حکمتِ عملی کی نتیجہ خیز باتیں آجاتی ہیں اور یہی کتاب کا ماحصل ہیں مثلاً:

☆ جو چیز حیلہ و تدبیر سے حاصل ہو سکتی ہے وہ زور و طاقت سے حاصل نہیں ہوتی (۸۱)

Marfat.com

☆ دشمن کے بارے میں بے خبر نہ رہو (۹۱)

☆ کوزہ سے وہی باہر آتا ہے جو اس میں ہے (۹۴)

☆ زبان سے نکلی ہوئی بات اور کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آسکتا (۹۹)

☆ ہنرمند بے ہنروں کے حسد سے ضائع ہو جاتے ہیں (۱۰۴)

☆ اس چیز کے علاج میں وقت ضائع نہ کر کہ جس کا کوئی علاج نہیں (۱۱۶)

☆ خیر و شر تقدیر سے وابستہ ہے، جو ازل سے مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا (۱۶۰)

☆ نا آزمودہ دوستوں پر اعتماد کرنا احتیاط سے دُور ہے

☆ دنیا سے وفا کی اُمید رکھنا اور آسمان سے کرم کا امیدوار ہونا کسی عقلمند کو زیبا نہیں (۲۳۰)

☆ عورت کی عزت شوہر سے ہے، بیٹے کی عزت باپ سے، شاگرد کا علم استاد سے، فوج کی طاقت لشکرِ جرار سے، زاہدوں کی عزت دین سے، رعایا کا امن بادشاہ سے، نظامِ مملکت تقویٰ، عدل و استقامت سے وابستہ ہے (۳۱۹)۔

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

(۳)

یونان میں حکایات ایسپ کے اثرات

یورپ میں اور خاص طور پر یونان میں حکیم لقمان کی طرح ایسپ (Aesop) کے نام سے دانشمند گزرے ہیں جن کے نام پر پرندوں اور حیوانوں کی زبانی حکمت آموز حکایات معروف ہیں۔ ان کی زندگی کے حالات بھی مشخص نہیں۔ ہیروڈوٹس (Herodotus) مورخ یونان نے قرن پنجم قبل مسیح میں لکھا ہے کہ وہ قرن ششم میں زندہ تھا اور وہ ایک غلام تھا۔ پلوٹارک (Plutarch) نے بتایا کہ وہ قرن ششم قبل مسیح کے بادشاہ Croesus کا مشیر تھا۔ وہ قراول میں جزیرہ سمواٗ (Samoa) میں غلام تھا۔ اس نے غلامی سے نجات حاصل کی اور بیسلی لون میں بادشاہ Lycurgus حلال مشکلات (Riddle Solver) کا عہدہ دار ہوا۔ آخر وہ Delphi میں وفات پا گیا۔ ایسپ کا نام حکایات کے لیے معروف ہو گیا جو حیوانوں کی زبانی بیان کی جاتی تھیں اور اس سے اخلاقی نتائج اخذ کیے جاتے تھے۔

حکایات ایسپ کا مجموعہ حکایات لقمان کے نام سے معروف ہوا۔ جسے پہلی مرتبہ چوتھی صدی قبل مسیح میں Demetrius Phaearous نے شائع کیا، لیکن وہ قرن نہم عیسوی کے بعد ناپید ہو گیا۔ Phoedrus نے پہلی صدی عیسوی میں روم

Marfat.com

میں شائع کیا۔

حکایات ایسپ کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کہانیوں کا مآخذ ''پنچ تنتر'' یا کلیلہ و دمنہ ہے۔ جو عربی، فارسی کے ترجموں سے گزر کر یونان میں وارد ہوئیں اور Samaon Seth نے یونانی میں ترجمہ کیا۔ یہ شخص قسطنطنیہ میں شاہی خانہ داری کا افسر تھا۔ اس کے بعد ۱۱۰۷ء میں Piers Alphonse نے اسے لاطینی میں ترجمہ کیا۔

حکایات کا مجموعہ گوڈا میں ۱۴۸۲ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا۔

۱۵۹۶ء میں Phoedrus کا ''مجموعہ آثار'' اور ۱۷۲۲ء میں Croxoll Fable کے نام سے جو مجموعہ شائع ہوا وہ کافی تعداد میں فروخت ہوا۔ ۱۹۷۵ء میں Thomas Bewick نے ۱۸۱۸ء کی اشاعت کو دوبارہ شائع کیا۔ اس میں کہانی کی تشخیص کے لیے لکڑی کے ڈیزائن شائع کیے۔ اس میں کل ۱۸۹ حکایات درج ہیں۔

حکایات اور ان سے اخذ کردہ نتائج کے لیے چند نمونے ملاحظہ کیجیے:

کہانی: لکڑ ہارا اور درخت

نتیجہ: سمجھ کر ہمیشہ تو کر کام کاج — کہ اپنے کیے کا نہیں کچھ علاج

حکایت: دوست اور ریچھ

نتیجہ: مصیبت میں آئے نہ گر دوست کام — تو وقتِ فراغت نہ لے اس کا نام

کہانی: بھیڑیا اور لومڑی

نتیجہ: بدی کا ہے آخر بدی ہی ثمر — بدی کر کے اُمیدِ نیکی نہ کر

کہانی: کتا اور ہڈی

نتیجہ: یہی قاعدہ سب حریصوں کا ہے — کہ کھو بیٹھتے ہیں وہ اپنی بھی شے

کہانی: دہقان اور دعا

نتیجہ: خدا ان کی مدد کرتا ہے بیشک — کھپا دیتے ہیں جو کوشش میں جاں تک

جو بیٹھے ہاتھ پاؤں توڑ کر — ہے زمانے کی ہوا سے بے خبر

Marfat.com

کہانی: کتا اور چور

نتیجہ: جو رشوت لائے یا لائے سفارش — زبانی ہو کہ از روئے نگارش
یہ جانو اس کے دعوے میں نہیں سچ — وہ جھوٹا ہے اسے ہے جھوٹ کی پچ

کہانی: عقاب اور کوّا

نتیجہ: چلا اک بار کوّا ہنس کی چال — گیا اس دن سے بھول اپنی بھی چال

کہانی: ایک بڈھا اور اس کے بیٹے

نتیجہ: ہے عجب شے اتفاقِ باہمی — ہے یہ کہاوت بہت کام کی
دشمنوں کو زیر کرنا ہو اگر — تفرقہ ڈال اُن میں اور مغلوب کر

کہانی: بارہ سنگا اور سینگ

نتیجہ: حُسنِ صورت پہ نہ دھوکا کھا کبھی — دیکھ لے پہلے کہ سیرت ہے بھلی

کہانی: چیونٹیاں اور تیتری

نتیجہ: کھو جوانی میں نہ اپنی طاقتیں — پیری میں آئیں گی ورنہ آفتیں

دست و پا توانا ہیں اب کر کچھ عمل — ہوگا بے بس آئے گی جس دم اجل

کہانی: گیدڑ اور بھیڑیا

نتیجہ: جھوٹ گر بولا کوئی شخص ایک بار — کھو دیا اس نے بس اپنا اعتبار

کہانی: خچر اور گدھا

نتیجہ: فخر بے جا اور دعویٰ بے دلیل — کرتا ہے انسان کو آخر ذلیل

کہانی: بھیڑ اور بھیڑیا

نتیجہ: ہر قوی کے آگے اجنبی زیر ہے — کتا بھی اپنی گلی میں شیر ہے

کہانی: مسافر اور درخت

نتیجہ: کرتا عزت نہیں جو محسن کی — وہ کمینہ ہے اور اندھا بھی

Marfat.com

کہانی: بلی اور جوان

نتیجہ: سیرت بد نہ جائے تا بہ ابد — عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

کہانی: بن مانس اور شیر

نتیجہ: یہ عشق عجب بلا ہے توبہ — بن جاتے ہیں شیر اس سے روبہ

کہانی: تاجر اور گدھا

نتیجہ: خردمند کی ہے یہی تو نشانی — نہیں دھوکا کھاتا ہے دربارِ ثانی

☆......☆......☆

(۴)

حکیم لُقمان کی شخصیت اور زمانہ

ا۔ لُقمان روایات کے آئینے میں

لُقمان بن عوراء، حضرت ایوبؑ کے بھانجے یا خالہ کے بیٹے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ آذر کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے ہزار سال عمر پائی۔ حضرت داؤدؑ کا زمانہ پایا۔ لُقمان کے ایک بند سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ کے وہ نہ صرف ہمعصر تھے بلکہ اُن سے مکالمہ بھی ہوتا تھا۔ وہ فتویٰ بھی دیتے تھے۔ ایک اور روایت ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ اکثر کا خیال ہے کہ وہ حکیم تھے، نبی نہیں تھے۔ اس کی تصدیق قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ ابن عباس سے بھی روایت ہے کہ وہ نہ نبی تھے نہ بادشاہ۔ وہ حبشی چرواہا تھے۔ ان کے پسندیدہ اقوال اور وصایا ہیں اور قرآن میں ان کے وصایا پر عمل کرنے کا ذکر موجود ہے۔

عکرمہ اور شعبی کا قول ہے کہ وہ نبی تھے۔ روایت ہے کہ انہیں نبوت اور حکمت میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لیے کہا گیا۔ انہوں نے حکمت کو پسند کیا۔ ابن مسیّب سے روایت ہے کہ وہ سوڈان مصر کے حبشی خیاط تھے۔ مجاہد سے روایت

Marfat.com

ہے کہ وہ حبشی غلام تھے۔ بعض نے کہا وہ نجار تھے۔ بعض نے کہا چرواہا تھے۔ مالک کے لیے ہر روز لکڑیاں کاٹتے تھے۔ سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک سیاہ فام سے کہا غمناک نہ ہو۔ سوڈان کے تین اشخاص سب سے زیادہ نیک آدمی تھے، بلال، مھجع غلامِ عمر اور لقمان۔

ابن کثیر (۷۰۰۔ ۷۷۴ھ) نے تفسیر القرآن عظیم میں مندرجہ بالا باتوں کو ذرا تفصیل سے دہرایا ہے (ص ۴۴۱۔ ۴۴۴ مطبع بیروت ۱۳۸۱ھ)

ابن عربی (م ۶۳۸ھ) نے احکام القرآن (ص ۱۵۰۔ ۱۵۱، مصر ۱۳۳۱ھ) میں پرانی روایات کو نقل کیا ہے۔

قرآنِ کریم میں لقمان کا ذکر ہے، خیال ہے کہ عرب ان کے نام سے آشنا ہوں گے۔ لیکن حیرت ہے کہ احادیث کی صحاح ستہ اور دوسرے مجموعہ ہائے احادیث میں لقمان کا ذکر نہیں مثلاً موطا، بخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ، سنن ابی داؤد، مسند الدارمی، مسند احمد بن حنبل میں لقمان سے متعلق ذکر نہیں (المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث نبویؐ، ونشک و دیگر، لیڈن ۱۹۶۷ء)(۱)۔ تاہم جمیلہ شوکت کے

---

۱ زمخشری (۴۶۷۔ ۵۳۸ء) کشاف، جزء ثالث، ص ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ دار الکتب عربی، بیروت

مطابق صحابہ کرامؓ اور تابعین کی روایات میں حکیم لقمان کا ذکر موجود ہے۔ (۱)

ب۔ لقمان نئی تحقیق کی روشنی میں [۱،۲]

لقمان سے متعلق قیاس اور رومانی روایات کے علاوہ ایک موثق روایت یہ بھی ہے کہ لقمان عرب تھے۔ ابن اسحاق (م ۱۰۱ھ) نے کتاب التیجان میں لکھا ہے کہ شداد بن عاد کے بعد لقمان بن عاد حکمران ہوئے۔ وہ اپنے زمانے میں سو آدمیوں کے برابر حاسۂ ادراک رکھتے تھے۔ وہ طویل القامت تھے۔ ابن عباس کی روایت سے ان کا نسب نامہ یہ ہے:

لقمان بن عاد بن ملطاط بن سکسک بن وائل بن حمیر۔

چونکہ قرآن میں لقمان کا ذکر آیا ہے، اس لیے ظاہر ہے کہ اہل عرب ان سے آشنا ہوں گے۔ جاہلی شاعر سلمی بن ربیعہ کے اشعار میں ان کا ذکر موجود ہے:

۱۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے مقالہ، حضرت لقمان شخصیت اور اقوال، مجلۂ تحقیق، کلیہ علوم اسلامیہ و شرقیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور (۲۰۰۰۔ ۲۰۰۱ء)

۲۔ سلیمان ندوی، سید، تاریخ ارض القرآن، دارالاشاعت، کراچی، اشاعتِ دوم، ص ۱۴۴۔ ۱۵۰

املکن طسماً و بعدہ غذی بھم ذاجدون

اہل جاش و مآرب وحی لُقمان والتقون

''حوادثِ زمانہ نے قبیلہ طسم کو اور اس کے بعد ذاجدون شاہ یمن کو اور اہل جاش و مآرب اور قبیلہ لُقمان کو مٹا دیا''۔

حضرت معاویہؓ (۴۱۔۶۰ ھ) کے زمانے میں حصن غراب (عدن) کے قریب کھنڈروں میں ایک کتبہ ملا تھا۔ ۱۸۳۴ء میں ایک افسر کو پتھر پر کندہ جنوبی عربی میں لکھا ہوا وہی کتبہ ملا۔ اس میں مندرجہ ذیل عبارات درج ہیں: (ترجمہ)

''ہم پر وہ بادشاہ حکومت کرتے تھے جو کمینہ خیالات سے بہت دُور تھے اور شریروں کو سزا دیتے تھے۔ اچھے فیصلے ایک کتاب میں لکھے جاتے تھے۔ ہم معجزات پر اور قیامت کے راز پر یقین رکھتے تھے۔''

یونانی جغرافیہ دان بطلیموس کی رو سے جنوبی عرب میں عاد و ارم کے قبائل دوسری صدی تک موجود تھے۔ عاد سے منسوب شہر عدن، یمن کی بندرگاہ اب تک قائم ہے۔ قبیلہ عاد ثانی جو عاد اولیٰ کی تباہی کے بعد یہاں آباد ہوا، لُقمان اس کا بادشاہ تھا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

(۵)

قرآن میں لُقمان کا ذکر اور اُن کی نصیحتیں

ہم نے لُقمان کو حکمت عطا فرمائی تا کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ جو شخص شکر ادا کرتا ہے اس سے اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہوتی ہے، جو شخص اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا تو خدا اس سے بے نیاز ہے۔ وہ اپنی نعمتوں اور بخششوں کی وجہ سے خود حمد و ستائش کے لائق ہے۔ (القرآن ۳۱:۱۲)

لُقمان نے اپنے بیٹے کو بھی حکیمانہ نصیحتیں کیں اور کہا بیٹا، اللہ کے اختیار و اقتدار میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ خدا کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا بہت بڑی بے انصافی ہے۔ (القرآن ۳۱:۱۳)

اپنے والدین کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آؤ۔ ماں نے تمہیں اپنے شکم میں رکھا اور کمزور سے کمزور ہوتی گئی۔ اور پھر دو سال تک دودھ پلاتی رہی۔ اس لیے خدا کا اور والدین کا سپاس گذار ہونا چاہیے (کیونکہ تخلیق و پرورش تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے، ماں باپ اس کی نشوونما کا ذریعہ ہیں۔ اتنی منت پذیری اور شکر گزاری کے باوجود وہ) اپنی بے علمی کی وجہ سے تمہیں اللہ سے شریک کرنے پر مجبور کریں تو ان کا کہا نہ مانو لیکن دنیا میں حُسن برتاؤ سے ان کا ساتھ دو۔ اس شخص کے

راستے پر چلو جس کا قدم اللہ کی طرف اٹھتا ہے، کیونکہ تم اپنے اعمال کے لیے اس کے سامنے جوابدہ ہو، وہی تمہیں اعمال کے نتائج سے آگاہ کرے گا۔(القرآن ۳۱: ۱۴،۱۵)

اے بیٹا، اگر تمہارا کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو، وہ پتھر کے نیچے چھپا ہو یا آسمانوں اور زمین میں ہو، وہ اللہ کے پاس پہنچ جائے گا۔ بے شک وہ باریک بیں اور بڑا باخبر ہے۔ (القرآن ۳۱:۱۶)

اے بیٹا، نماز قائم کرو، نیک کاموں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو۔ اس عمل میں جو مصیبت آئے اسے صبر سے برداشت کرو۔ بیشک اس کام میں محکم ارادے کی ضرورت ہے۔(القرآن ۳۱:۱۷)

لوگوں کے ساتھ نخوت سے بے رخی نہ کرو۔ زمین پر اکڑ اکڑ کر نہ چلو۔ خدا کے نزدیک خود پسند اور اکڑفوں شخص پسندیدہ نہیں۔ اپنی رفتار میں اعتدال سے کام لو۔ اپنی آواز میں ملائمت رکھو، پتا ہے گدھے کی آواز کس قدر مکروہ ہوتی ہے۔ (القرآن ۳۱: ۱۸،۱۹)

☆......☆......☆

Marfat.com

(۶)

صد پند سود مند

قومی عجائب گھر، کراچی سے ملنے والے قلمی نسخے بعنوان ''صد پند لقمان حکیم بفرزند'' سے درج ذیل پند و نصائح اخذ کئے گئے ہیں:

۱۔ جانِ پدر، خدائے بزرگ و برتر کو پہچان۔

۲۔ جو نصیحت تو دوسروں کو کرتا ہے پہلے اس پر خود عمل کر۔

۳۔ سننے والے کی سمجھ کے مطابق بات کرو۔

۴۔ انسان کی قدر پہچانو۔

۵۔ ہر ایک کا حق پہچانو۔

۶۔ اپنے راز کی حفاظت کرو۔

۷۔ مصیبت کے وقت دوست کو آزماؤ۔

۸۔ نفع، نقصان میں دوست و دشمن کو آزماؤ۔

۹۔ نادان اور احمق شخص سے پرہیز کرو۔

۱۰۔ دانا اور زیرک دوست انتخاب کرو۔

۱۱۔ کارِ خیر کے لیے جدوجہد کرو۔

۱۲۔ مصلح اور دانا شخص سے مشورہ کرو۔

۱۳۔ دلیل کے ساتھ بات کرو۔

۱۴۔ جوانی کو غنیمت جانو۔

۱۵۔ جوانی کے دنوں میں دو جہانوں کا زادِ راہ اکٹھا کرو۔

۱۶۔ یاروں، دوستوں کو عزیز رکھو۔

۱۷۔ دوست، دشمن کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔

۱۸۔ ماں باپ کو غنیمت جانو۔

۱۹۔ استاد کو سب سے اچھا باپ جانو۔

Marfat.com

۲۰۔ آمدن کے مطابق خرچ کرو۔

۲۱۔ سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرو۔

۲۲۔ فیاضی اپنی عادت بناؤ۔

۲۳۔ مہمان کی مناسب خدمت بجا لاؤ۔

۲۴۔ جب کسی گھر میں داخل ہو تو آنکھ، ہاتھ اور زبان کی حفاظت کرو۔

۲۵۔ جسم اور لباس کو پاک رکھو۔

۲۶۔ جماعت کا ساتھ دو۔

۲۷۔ بیٹے کو علم و ادب سکھاؤ۔

۲۸۔ اگر ممکن ہو تو تیر اندازی اور سواری کرنا سیکھو۔

۲۹۔ جب جوتا یا جراب پہنو تو دائیں پاؤں سے شروع کرو،

Marfat.com

جب اُتارو تو بائیں پاؤں سے شروع کرو۔

۳۰۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبے کے مطابق بات کرو۔

۳۱۔ رات کے وقت جب بات کرو تو آہستگی اور نرمی سے کرو۔

۳۲۔ جب دن کے وقت بات کرو تو ہر طرف دیکھ لو۔

۳۳۔ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اپنی عادت بناؤ۔

۳۴۔ جس چیز کو تو اپنے لیے پسند نہیں کرتا، دوسروں کے لیے پسند نہ کر۔

۳۵۔ کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دو۔

۳۶۔ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھاؤ۔

۳۷۔ عورت اور بچے سے راز کی بات نہ کہو۔

۳۸۔ دوسروں کی چیز پر دِل نہ لگاؤ۔

۳۹۔ بدجنسوں سے وفا کی امید نہ رکھو۔

۴۰۔ بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کرو۔

۴۱۔ نہ کیے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھو۔

۴۲۔ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔

۴۳۔ اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کرو۔

۴۴۔ بڑے بوڑھوں کے ساتھ لمبی بات نہ کرو۔

۴۵۔ عام لوگوں کو گستاخ نہ بناؤ۔

۴۶۔ حاجتمند کو نا اُمید نہ کرو۔

۴۷۔ گزری ہوئی لڑائی کو یاد نہ کرو۔

۴۸۔ دوسروں کی چیزوں کو اپنی چیزوں میں شمار نہ کرو۔

۴۹۔ اپنا مال اپنے دوست و دشمن کو نہ دکھاؤ۔

۵۰۔ رشتہ داروں سے رشتہ داری نہ توڑو۔

۵۱۔ نیک لوگوں کو برائی سے یاد نہ کرو۔

۵۲۔ اپنا نفع ہی نہ دیکھو۔

۵۳۔ سوراخ میں انگلی نہ ڈالو۔

۵۴۔ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کرو۔

۵۵۔ تھوک اور رینٹ اونچی آواز سے مت پھینکو۔

۵۶۔ جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھو۔

۵۷۔ سست آدمی سے دُور رہو۔

۵۸۔ ناک میں انگلی نہ ڈالو۔

Marfat.com

۵۹۔ بیہودہ باتیں نہ کرو۔

۶۰۔ آدمی کو آدمی کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

۶۱۔ آنکھوں اور ابروؤں سے اشارے نہ کرو۔

۶۲۔ کہی بات کو دہرانے کے لیے نہ کہو۔

۶۳۔ ہنسانے والی باتوں سے باز رہو۔

۶۴۔ کسی کے سامنے اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف نہ کرو۔

۶۵۔ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کرو۔

۶۶۔ ہرگز اپنی اولاد کی خواہش پر نہ چلو۔

۶۷۔ زبان کی حفاظت کرو۔

۶۸۔ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہو۔

Marfat.com

۶۹۔ بُرے آدمی کا رفیق نہ بنو۔

۷۰۔ مُردوں کو بُرائی سے یاد نہ کرو۔

۷۱۔ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی مول نہ لو، کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔

۷۲۔ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھرو۔

۷۳۔ خیر خواہی کے سوا کسی کے متعلق نہ سوچو۔

۷۴۔ اپنی غذا دوسروں کے دستر خوان پر نہ کھاؤ۔

۷۵۔ کام میں عجلت نہ کرو۔

۷۶۔ دنیا کے لیے اپنے آپ کو تکلیف میں مت ڈالو۔

۷۷۔ جو شخص اپنے آپ کو نہیں پہچانتا، تو اسے پہچان۔

۷۸۔ غصّے کی حالت میں سوچ سمجھ کر بات کرو۔

Marfat.com

۷۹۔ آستین سے رینٹ صاف نہ کرو۔

۸۰۔ سُورج نکلنے کے وقت مت سو۔

۸۱۔ لوگوں کے سامنے مت کھاؤ۔

۸۲۔ راہ میں بڑوں سے آگے نہ چلو۔

۸۳۔ لوگوں کی باتوں میں دخل انداز نہ ہو۔

۸۴۔ گھٹنوں پر سر نہ رکھو۔

۸۵۔ دائیں بائیں نہ دیکھو بلکہ زمین کی طرف نگاہ رکھو۔

۸۶۔ اگر ہو سکے تو ننگے خچر پر سوار نہ ہو۔

۸۷۔ مہمان کے سامنے کسی پر خفا نہ ہو۔

۸۸۔ مہمان کو کام انجام دینے کے لیے نہ کہو۔

۸۹۔ مست اور دیوانہ سے بات نہ کرو۔

Marfat.com

۹۰۔ بیکاروں اور لُچے لفنگوں کے ساتھ مکانوں کے سامنے نہ بیٹھو۔

۹۱۔ نفع و نقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کرو۔

۹۲۔ بیہودہ گو اور متکبر نہ بنو۔

۹۳۔ اپنے لیے دوسروں کی دشمنی مول نہ لو۔

۹۴۔ لڑائی اور فساد سے دور رہو۔

۹۵۔ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو کہ اپنے آپ کو ذلیل و خوار کر لو۔

۹۶۔ عاجز بنو۔

۹۷۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق و اخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت

سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ حلم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے، عالموں کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اور زندگی گذارو۔

۹۸۔ کسی کے مال پر طمع نہ کرو، اگر مال مل جائے تو اسے رد نہ کرو۔ لیکن جب میسر آجائے تو اسے جمع نہ کرو۔

۹۹۔ میں نے تین ہزار نصیحتیں لکھی ہیں۔ ان میں سے تین باتیں انتخاب کی ہیں۔ ان میں سے دو کو یاد رکھ اور ایک کو بھول جا، یعنی خدا اور موت کو یاد رکھ اور دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جا۔

۱۰۰۔ خاموشی کی سات خاصیتیں ہیں:

۱ آرائش کے بغیر زینت

۲ حکومت کے بغیر ہیبت

۳ محنت کے بغیر عبادت

۴ دیوار کے بغیر قلعہ

Marfat.com

۵ احتیاط کے بغیر بے نیازی

٦ بہانہ سازی کے بغیر بے فکری

٧ کراماً کاتبین سے عیب پوشی

خاموشی سے بہتر میری طبیعت کو کوئی مضمون پسند نہیں۔ خاموشی کے وہ معنی ہیں جو بیان نہیں ہو سکتے۔

خاموشی سینوں کو جواہر کا خزانہ بنا دیتی ہے۔ یہ سر بستہ نکتہ میں نے صدف سے سیکھا ہے۔

دیگر پند نامے

پند نامۂ لقمان/ نصائح لقمان کے تتبع میں علماء، ادباء اور شعراء نے بھی نثر و نظم میں پند نامہ کے عنوان سے حکمت آمیز اور حکمت آموز باتیں لکھی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل زیادہ معروف و مقبول ہیں:

پند نامۂ نوشیروان

پند نامۂ بایزید

Marfat.com

پند نامۂ بزرگ مہر

پند نامۂ زاکانی

پند نامۂ سعدی

پند نامۂ عطار

پند نامۂ غزالی

پند نامۂ شاہ آبادی

پند نامۂ نظام الملک

پند نامۂ عبد اللہ انصاری

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

(۷)

اقوالِ لُقمان

مطبوعہ اور غیر مطبوعہ صد پند لُقمان کے علاوہ دوسرے مآخذ سے بھی ان کے اقوال ملتے ہیں، اِن میں بھی حکیمانہ نکات موجود ہیں:

الکشاف، ص ۴۹۱۔ ۴۹۳

۱۔ اس نے ایک شخص سے جو اسے دیکھ رہا تھا کہا: اگر تم ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو تو اس کے ہونٹوں سے نرم و باریک گفتگو سنو گے، اگر تو سیاہ فام کو دیکھے گا تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

۲۔ ایک شخص محفل میں آیا۔ اس نے لُقمان سے کہا: کیا تو وہ شخص نہیں ہے جو میرے ساتھ فلاں جگہ بکریاں چرایا کرتا تھا، لُقمان نے کہا، ہاں۔ اس نے پُوچھا۔ تمہیں کیا حاصل ہوا؟ لُقمان نے جواب دیا، سچ بولنا اور جس کا علم نہ ہو اس پر خاموش رہنا۔

۳۔ حضرت داؤدؑ زرہیں بنا رہے تھے۔ انہوں نے لُقمان سے کہا کہ ان سے حکمت کا ادراک کرے۔ وہ خاموش رہا۔ جب حضرت نے پیراہن تیار کر

Marfat.com

لیا تو اس نے کہا، آپ نے جنگی لباس بنا لیا، خاموشی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا، جس نے تمہیں حکیم کہا، وہ سچا تھا۔

۴۔ ایک دفعہ مالک نے لُقمان سے کہا، بکری ذبح کرو اور اس کے دو پاکیزہ ٹکڑے لاؤ۔ وہ زبان اور دل لے گیا۔ کچھ دن بعد مالک نے کہا: اس میں سے سب سے ناپاک ٹکڑے لاؤ۔ وہ پھر زبان اور دل لے آیا۔ مالک نے اس کا سبب پوچھا۔ کہا یہ دونوں پاک ہیں جب ان میں پاکیزگی ہو اور سب سے زیادہ ناپاک ہیں جب ان میں پلیدی ہو۔

امثال وحکم، دھخدا، علی اکبر، تہران ۱۳۳۱ ھش

ص۶۷۸: لُقمان نے کیا اچھی بات کہی۔ مدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے نہ زندہ رہنا بہتر ہے۔ حسینوں کے ناز بھی کیا ناز ہیں۔ آنکھوں سے راندے ہوئے کو آنکھوں میں تلاش کرتے ہیں۔

ص۱۹۳۱: خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ ہے۔

Marfat.com

اخلاق عالم آراء، محسن فانی، اسلام آباد، ۱۹۸۳ء

ص ۱۳۰۔ ۱۳۱: عاقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ میں لڑکے کی طرح ہو، لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔

گلستانِ سعدی

کسی نے لقمان سے پوچھا: تم نے ادب کس سے سیکھا۔ اس نے کہا: بے ادبوں سے۔ پوچھا: کس طرح! کہا: جن کاموں سے وہ لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے تھے، میں اُن سے دُور رہا۔

لقمان حکیم، حسین انصاریاں، تہران، چاپ چہارم، ۱۳۶۴ ھش

ص ۴۹: خلاصۂ معرفت اور روحِ حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان معاملات کے متعلق زحمت اور تکلیف نہیں اٹھاتا جن کا انجام دینا خالقِ کائنات کے ذمے ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے ان میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

احکام القرآن، القسم الثالث، ۱۹۵۸ء

ص ۱۴۸۴: لُقمان نے کہا: بیٹا، دولت تندرسی جیسی نہیں، عفتِ نفس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

بیٹا، بدکار لوگوں کے پاس نہ اٹھو بیٹھو اور نہ چلو۔ ان سے بچو۔ ایسا نہ ہو کہ ان ۶ ۷ پر عذاب نازل ہو تو ان کے ساتھ تم بھی ان کی لپیٹ میں آجاؤ۔

بیٹا، علماء کے ساتھ بیٹھو اٹھو اور چلو پھرو تاکہ جب ان پر رحمت نازل ہو تو تم بھی اس میں شامل ہو۔

بیٹا، علماء کی خدمت میں حاضر رہو۔ ان سے فیض حاصل کرنے کے لیے ان کے نزدیک رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو علم سے زندہ کرتا ہے، جس طرح پانی کی بوچھاڑ سے زمین زندہ ہو جاتی ہے۔

بوستانِ سعدی

☆ جس شخص نے بڑے بزرگوں کی سختی برداشت نہیں کی، چھوٹے کمزور لوگوں پر اس کا دل نہیں پسیجتا۔

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی پڑے تو ماتحتوں پر سختی نہ کر۔

☆ پیارے بیٹے! حکمت و دانائی ایسی چیز ہے جس نے مساکین کو تخت شاہی پر بٹھایا۔

☆ اے بیٹے! جب کسی مجلس میں جا تو سب سے پہلے سلام کر، پھر ایک کونے میں خاموشی سے بیٹھ جا۔ اہل مجلس جب تک گفتگو نہ کریں تم بات نہ کرنا۔ سو اگر وہ ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائیں تو تم بھی ان کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کرنا اور اگر وہ کسی اور بات کو شروع کر دیں تو وہاں سے نکل کر کسی دوسری (ذکر کی) مجلس میں چلے جانا۔

☆ اے بیٹے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے)

☆ اے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کر اور اس میں ریاء کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ سے لوگ تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گنہگار ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اے بیٹے! جاہل سے دوستی نہ کر، وہ یہ سمجھنے لگے گا کہ تجھے اس کی احمقانہ و جاہلانہ باتیں پسند ہیں۔ اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھ کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کر لے۔

☆ اے بیٹے! عقلمند کی بات کو اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ اے بیٹے! خاموشی میں کبھی ندامت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اگر گفتگو چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔

☆ اے بیٹے! ہمیشہ برائی سے دور رہ تو برائی تجھ سے دور رہے گی اس لیے کہ برائی سے برائی پیدا ہوتی ہے۔

☆ اے بیٹے! غیظ و غضب سے بچ کہ غصہ کی شدت دانا کے دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

☆ اے بیٹے! خوش کلامی اختیار کر، اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ تو تم لوگوں کی نظروں میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام و اکرام سے نوازتا رہتا ہو۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ اے بیٹے! جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

☆ اے بیٹے! اپنے اور اپنے والد کے دوست کو عزیز رکھ۔

☆ اے بیٹے! تیرے دستر خوان پر ہمیشہ نیک لوگوں کا اجتماع رہے تو بہتر ہے۔

☆ اے بیٹے! مشورہ ہمیشہ علماء حق ہی سے لینا۔

☆ اے بیٹے! تم رحم کرو، تم پر رحم کیا جائیگا۔

☆ سفیان ثوری سے بیان کیا گیا ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا دنیا گہرا سمندر ہے جس میں لوگوں کی کثیر تعداد غرق ہو چکی ہے لیکن تو دنیا میں اپنی کشتی، اللہ کے تقویٰ کو بنا لے اور اسے ایمان سے بھر لے اور اللہ پر توکل کو اس کے پتوار (چپو) بنا لے تو شاید تجھے نجات حاصل ہو جائے وگرنہ میں نہیں سمجھتا کہ تجھے نجات حاصل ہو گی۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! دنیا سے کم لے اور اس میں اتنا گم نہ ہو جا جو آخرت کے لیے نقصان دہ ہو اور نہ تو اسے بالکل ہی ترک کر کہ لوگوں کے لیے بوجھ بن جا۔ اپنی خواہشات کو توڑنے کے لیے روزہ رکھ لیکن ایسا روزہ نہ رکھ جو تجھے ادائیگی نماز سے قاصر کر دے۔ کیونکہ نماز کا درجہ روزہ سے بڑھ کر ہے (غالباً نفلی روزے مراد ہیں)۔ اے بیٹے! جو جھوٹی شہرت کا طالب ہوتا ہے وہ مذاق کا نشانہ بنتا ہے۔ اور جس کے معاملات برے ہوں اس پر تہمت لگتی ہے۔ اور جو اپنی زبان پر قابو نہ رکھے وہ نادم ہوتا ہے۔

☆ اے بیٹے! نیکو کاروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ اے بیٹے! امانت دار بن جا، غنی ہو جائیگا۔

☆ اے بیٹے! اہل علم کی مجلس کو اپنے لیے لازم کر لے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہو جا۔ تو ان سے بحث و مباحثہ نہ کر وگرنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر اور تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے رنجیدہ نہ بنا دیں (علم سے محروم کر کے)۔

☆ اے بیٹے! لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو

نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہو گی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے اور خود جلتا ہے۔ چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیونکہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

☆ اے بیٹے! جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب و لحاظ کم ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جھوٹ تیری حیاء، عزت وشرافت اور سچائی کی چمک کو ختم اور تجھے ذلیل کر دیتا ہے، لہٰذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سچا سمجھتے ہیں۔ بیٹے، ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

☆ اے بیٹے! اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بڑے ہو کر تجھے اس کا فائدہ ہو گا۔

☆ اے بیٹے! بدخلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہو گا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کرینگے۔

☆ اے بیٹے! معاملات میں اپنے لیے شفقت کے رویے کو لازم کر لے اور حالات کی ناسازگی (خرابی) پر صبر کر، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق

Marfat.com

سے پیش آ کہ حسنِ خلق اور چہرہ کی بشاشت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے جبکہ فاسق وفاجر آدمی اس سے دُور بھاگتا ہے۔

☆ اے بیٹے! تو اپنے نفس کو رنج وغم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے معلق ہو کر نہ رہ جائے۔ لالچ وطمع سے بچ، قضاء وقدر پر راضی ہو جا۔ اس طرح تیری زندگی صاف وستھری رہے گی اور تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہو سکے گا۔

☆ اے بیٹے! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لیے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی اُمیدیں ختم کر دینی چاہیں۔ انبیاءؑ و صدیقین اُمیدیں منقطع کر کے ہی اعلیٰ مقام تک پہنچے۔

☆ اے بیٹے! دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر، لہٰذا تیرے لیے تو بہت ہی کم باقی رہا۔

☆ اے بیٹے! نیکی اس سے کر جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں وگرنہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم ہو جائیگا۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! میانہ روی (درمیانہ راستہ) اختیار کر اور فضول خرچ نہ بن اور نہ ہی مال کو روک کر (جمع کر کے) کنجوس بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جائے۔

☆ اے بیٹے! دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہو گی۔ تو اس کی قدر دانی کرے گا تو وہ تیری قدر دانی کا موجب ہو گی۔ حکمت کے اخلاق کا سردار اللہ کا دین ہے۔

☆ اے بیٹے! حاسد کی تین نشانیاں ہیں، جب ساتھی موجود نہ ہو تو غیبت کرتا ہے اور موجودگی میں چاپلوسی (خوشامد)، اور اسکی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

☆ زبان اور دل سے زیادہ کوئی چیز پاکیزہ نہیں اور ان دونوں سے زیادہ بُری چیز بھی کوئی نہیں۔ کسی نے لُقمان سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہوتا ہے؟ جواب دیا جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ صابر کون ہوتا ہے؟ کہا کہ جس صبر کے پیچھے ایذاء نہ ہو۔ پھر اس نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہو سکتا ہے؟ فرمایا، غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی

Marfat.com

کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟ جواب دیا نہیں، بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کر لے (یعنی الگ ہو جائے)۔

☆ اے بیٹے! تیرا اللہ سے خوف کھانا لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ ہو جبکہ تو اندر سے فاسق ہو۔

☆ اے بیٹے! سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آ جائے تو اپنی سواری سے اُتر جا۔ شب کے آغاز میں سفر نہ کر۔ سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ۔ اپنے ہمسفر کا ہمدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ اے بیٹے! طمع، بدخلقی اور لوگوں سے ضرورت پورا کرنے کی کثرت احمق ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ اے بیٹے! جو تیری معذرت قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تو اس کے پاس معذرت نہ کر اور جو تیری ضرورتوں کی تکمیل پسند نہیں کرتا اس سے مدد طلب نہ کر۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں صبر و ثبات کا مظاہرہ کرے وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ اے بیٹے! مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے کہ جب اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ اے بیٹے! جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقعہ آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر۔ نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

☆ اے بیٹے! جو تجھے دھوکہ دے اس سے مدد طلب نہ کر۔

☆ اے بیٹے! کمینے آدمی سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیونکہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کر دیا تو یہ تیرے لیے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کر دی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

☆ اے بیٹے! مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جب کہ منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! خاموشی معاملات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دیندار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ اے بیٹے! جو شخص کسی ایسے آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جو اہل قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ اے بیٹے! حکمت اور دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹا سمجھیں۔ عقلمندوں کے پاس فضول اور لایعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض ہو جائیں۔

☆ اے بیٹے! اپنے دشمن سے بچ کر رہ اور اپنے دوست کے بارے میں احتیاط برت۔

☆ اے بیٹے! تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامۃ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

☆ اے بیٹے! بیماری سے پہلے طبیب سے مشورہ کر۔

Marfat.com

☆ اے بیٹے! جب تم کسی شخص پر کوئی احسان (نیکی) کرو تو اسے بھول جاؤ۔

☆ خاموشی میں حکمت ہے لیکن کم ہی لوگ خاموش رہتے ہیں۔

☆ اے بیٹے! دانا آدمی اپنی دانائی و حکمت کی وجہ سے ہدایات سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔

☆ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

☆ لُقمان نے اُپنے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں اٹھائی۔ میں نے پاکیزہ چیزیں کھائی ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیز کوئی چیز نہیں پائی، اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ اے بیٹے! جو یہ کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی، برائی کو ختم کرتی ہے۔

Marfat.com

اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا ایک جگہ کی آگ دوسری جگہ لگی آگ کو بجھانے میں کسی قسم کی مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی ہی برائی کو ختم کر سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔

☆ اے بیٹے! تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی اطاعت میں جُھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ اے بیٹے! اگر تو کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے سے قبل اسے غُصہ دلا اور اگر وہ غُصہ میں اعتدال کا روّیہ اختیار کرے تو پھر اسے دوست بنا، ورنہ دوستی سے گریز کر۔

☆......☆......☆

Marfat.com

(۸)

حکایاتِ لُقمان

حکایاتِ لُقمان کے نام سے بھی کتابیں شائع ہوتی رہی ہیں جن میں حکیمانہ نکات اور حکمت عملی کے نمونے موجود ہیں۔ برصغیر میں سب سے پہلے ماسٹر چُھٹن لعل نے ۱۸۱۳ء میں انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کر کے ایک مجموعہ شائع کیا۔

منشی بہاری لعل مشتاق دہلوی نے ہر ایک حکایت کے نتیجہ کو منظوم کیا۔

منشی محبوب عالم، مالک و مہتمم پیسہ اخبار، لاہور نے نثر میں ترجمہ شائع کیا۔

محمد حسین عارف نے ۱۹۰۳ء میں تمام حکایات و نتائج کو چار حصوں میں تقسیم کر کے چار مختلف بحروں میں منظوم کیا۔ (حکایات لُقمان، ص ۶)

عربی زبان میں فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ امثال لُقمان حکیم کے نام سے ۱۸۵۰ء میں شائع ہوئی۔ فرانسیسی میں اس کا نام

Les Fables de Lokman sur l'homme sage

ہے اور مؤلف و مترجم Charles Schier ہے۔

Marfat.com

یہ کتابیں جو حکایاتِ لُقمان کے نام سے شائع ہوئی ہیں وہ دراصل Aesop's Fables کی منتخب حکایات و امثال کا ترجمہ ہیں، کیونکہ اِن میں پرندوں اور جانوروں کی زبانی کہانیاں بیان کی گئی ہیں اور آخر میں اُن سے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔لیکن اصلی حکایات لُقمان میں انسانوں کے متعلق گفتگو ہے اور معاملات سلجھانے کے لیے مشورے دیئے ہیں۔

مختلف ذرائع سے حاصل شدہ حکایات کے نمونے درج ذیل ہیں:

☆ ایک شخص نے لُقمان سے پُوچھا: شہر تک کتنا فاصلہ رہ گیا ہے؟ اس نے کہا چل کے دِکھاؤ، وہ شخص تھوڑی دیر چلا تھا کہ لُقمان نے آواز دی، دو گھنٹوں میں شہر تک پہنچو گے، اس شخص نے پوچھا: تم نے یہ مختصر جواب پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا؟ لُقمان نے کہا: پہلے مجھے تمہاری رفتار کا اندازہ نہیں تھا، تمہارے قدم اٹھانے کی رفتار کا صحیح اندازہ کیے بغیر وقت کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ اب میں نے تمہارے قدم اٹھانے کی رفتار کا اندازہ لگا لیا تو شہر تک کی مسافت سے موازنہ کیا تو میں سمجھ گیا کہ تمہیں شہر تک پہنچنے کے لیے دو گھنٹے لگیں گے۔ (لُقمان حکیم، ص ۱۴۳)

☆ لُقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔لُقمان اس پر سوار ہوئے۔ اور بیٹے سے کہا: تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔

وہ کھیتوں کے پاس سے گذر رہے تھے، کسانوں نے انہیں دیکھ کر کہا: یہ کیسا بے رحم، سنگدل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بیچارے بچے کو پیچھے گھسیٹتا لا رہا ہے۔ لقمان گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا: دیکھئے بیٹا کس قدر ناقدر شناس ہے کہ اسے باپ کا احترام نہیں۔ خود تو گھوڑے پر سوار ہوگیا اور کمزور باپ پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دُور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا: یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں۔ دونوں کمزور حیوان پر سوار ہیں۔ اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بیچارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر وہ دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے۔ لوگوں نے انہیں دیکھ کر کہا: عجیب بات ہے، یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں، حالانکہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لیے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لُقمان نے بیٹے سے کہا: تمہیں معلوم ہو گیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان کو بند کرنا محال ہے، پس چاہیے کہ لوگوں کی خوشنودی کا خیال نہ کرو۔ اپنے قول و عمل میں خدا کی خوشنودی کو مدِنظر رکھو اور دوسروں کی مدح و ذم کا خیال نہ کرو۔ (لُقمان حکیم، ص ۱۴۳)

☆ ایک صاحبِ ثروت دریا کے کنارے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ شراب

Marfat.com

پی رکھی تھی۔ تفریحاً جوا کھیل رہے تھے۔ شرط یہ بندھی کہ جو ہارے وہ آدھا مال دوستوں کو دے یا دریا کا پانی پی ڈالے۔ اتفاق سے وہ ہار گیا۔ ہوش میں آیا تو معلوم ہوا کہ بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ وہ لُقمان کے پاس آیا تاکہ اس کا کوئی چارہ کار بتائے۔ لُقمان نے کہا: اگر تم شراب پینے سے توبہ کرو تو میں اس کا حل بتا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس کے اقرار پر وہ دریا کے کنارے گئے اور اس کے دوستون سے کہا: تم دریا کے منبع کو بند کر دو تاکہ میں دریا میں موجود پانی پی سکوں۔ دوست جواب سن کر محوِ حیرت ہو گئے۔ (لُقمان حکیم، ص ۱۴۴)

☆......☆......☆

Marfat.com

پند و نصائح

حکیم لقمانؒ

مرتبہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد

297,62
ظ 62 پ
89913

Marfat.com